بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۷ شوال ۱۳۹۴ھ ۲۴ اخاء ۱۳۵۳ہش ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۴ اخاء۔ احباب جماعت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بھی بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے لئے جن کی طرف سے دعا کے خط موصول ہوتے ہیں باقاعدگی سے دعائیں کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور مرادیں پوری فرمائے۔ آمین

ایک سراسر جھوٹے اور من گھڑت پراپیگنڈے کی پُرزور تردید

اسلام کے مقدس نام پر مسلسل جھوٹ بولنے کا افسوسناک مظاہرہ

گزشتہ چند ماہ کے دوران اسلام کے مقدس نام پر "بڑے بڑے ثقہ قسم کے مذہبی اکابرین" نے جماعت احمدیہ کے خلاف اس قدر جھوٹ بولا اور جھوٹا پراپیگنڈہ کیا ہے کہ الامان والحفیظ۔ ایک جھوٹ ہو تو اُس کی تردید کی جائے۔ جب بے تکان و بے محابا اور مسلسل جھوٹ بولا جا رہا ہو تو ہر جھوٹ کی تردید کرنا ممکن نہیں رہتا۔

اسی ضمن میں روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے باقاعدہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت اپنے ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں اپنے نمائندہ خصوصی کے حوالہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کا سراسر من گھڑت، جھوٹا اور بے بنیاد خلاصہ صفحہ اوّل پر بہت نمایاں رنگ میں شائع کیا اور پھر حسب پروگرام بزعم خود بعض مذہبی اکابرین نے اسے اپنی تقریروں اور بیانات میں اس قدر اُچھالا اور اپنی طرف سے اس قدر زمین و آسمان کے قلابے ملائے کہ عقل حیران ہوتی ہے کہ کیا اسلام کے ان خود ساختہ علمبرداروں کے نزدیک اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ اس کے مقدس نام پر جی بھر کے جھوٹ بولا جائے اور عاقبت کی جوابدہی کے احساس اور خدائے قہار و جبار کے خوف کو قریب نہ آنے دیا جائے۔

"نوائے وقت" نے اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر کا جو من گھڑت خلاصہ شائع کیا وہ ان الفاظ پر مشتمل تھا:۔

"سرگودہا ۲۰ ستمبر۔ (نمائندہ خصوصی) قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کسی کے سامنے نہیں جھکے گی بلکہ دُنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کا فرض پہلے سے زیادہ محنت اور تیزی سے ادا کرے گی۔ آج ربوہ میں نماز جمعہ کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پارلیمان کا حالیہ فیصلہ جماعت احمدیہ کے لئے ایک امتحان اور آزمائش ہے ہمیں استقامت کا ثبوت دینا چاہیئے کیونکہ عنقریب جماعت احمدیہ کو خوشخبری اور ترقی ملنے والی ہے۔ انہوں نے جماعت کے پیروکاروں پر زور دیا کہ وہ ہر حالت میں ظلم و فساد سے دُور رہیں۔ انہوں نے خطبہ میں محکمۂ زراعت پر بھی تنقید کی اور کہا کہ احمدی زمینداروں اور کاشتکاروں کو بے حد کم پانی ملنے کی شکایات مل رہی ہیں۔"

(نوائے وقت ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

اس من گھڑت خلاصے میں (سوائے اس بات کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے افراد جماعت کو ہر حالت میں ظلم اور فساد سے دُور رہنے کی تلقین فرمائی) کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو حضور نے فرمائی ہو۔ ہم نے ۲۱ ستمبر کے الفضل میں فوری طور پر مذکورہ خطبہ کا خلاصہ شائع کر دیا تھا اور ہمارا خیال تھا کہ اگر ایسا غلط فہمی کی بناء پر کیا گیا ہے تو وہ دُور ہو جائے گی لیکن چونکہ سراسر غلط اور من گھڑت خلاصہ ایک سکیم کے تحت عمداً شائع کیا گیا تھا اس لئے علی الخصوص جماعت اسلامی کے بعض سرکردہ لوگوں اور بعض دوسری نام نہاد مذہبی جماعتوں کے اکابرین اور ان کے مخصوص جرائد نے اس پر اس قدر شور مچایا اور خاص طور پر اس من گھڑت بات کو کہ جماعت احمدیہ کو عنقریب ایک خوشخبری ملنے والی ہے اتنی ہوا دی کہ ایک طوفانِ بدتمیزی برپا کر ڈالا اور بعض نے "سازش" کا الزام لگا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خلاف مقدمہ چلانے کا مطالبہ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

"نوائے وقت" میں خطبہ کے سراسر غلط اور فرضی خلاصہ کی اشاعت کے بعد اس ڈرامہ کی ابتداء جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد صاحب جو قومی اسمبلی کے بھی رُکن ہیں ایک جلسہ میں تقریر سے کی جس میں انہوں نے کہا:۔

"قادیانیوں کے خلیفہ مرزا ناصر احمد نے اپنے پیروکاروں سے کہا ہے کہ وہ عنقریب (باقی صفحہ ۶ پر)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ" وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ! "فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا: لَیْتَہٗ سَکَتَ۔

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین صفحہ ۸۸۴/۲)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا جی حضورؐ ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔

(مسلم باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع صفحہ ۵/۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ماہ اخاء ۱۳۵۳ھ ش

ایک افسوسناک صورتِ حال کی نشاندہی

اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا اور مسلمان کہلانا جتنا سہل ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان ہونا اتنا ہی مشکل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی شخص اُس وقت تک مسلمان نہیں بنتا جب تک کہ وہ اطاعتِ خداوندی کا ایسا اعلیٰ نمونہ نہ دکھلائے کہ وہ اوّل المسلمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے عمل سے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دے سکے اور حسب استعداد اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا مصداق قرار پا سکے۔

جب تک احکام خداوندی کی اطاعت کا جذبہ اس معراج کو نہ پہنچے کہ خدا تعالیٰ کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنے اور اُس پر عمل نہ کرنے کا امکان ختم ہو جائے اُس وقت تک نماز روزہ اور دیگر عبادات محض رسمی ہوتی ہیں اور ان کا کوئی نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر نماز کے متعلق خدا تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے کہ یہ نمازیوں کو فحشاء سے روکتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص جو اطاعت خداوندی کے حقیقی جذبہ سے عاری ہے اور وہ محض رسماً نماز پڑھتا ہے تو اُس کا نماز پڑھنا اُسے ہرگز بھی فحشاء کے ارتکاب سے باز نہیں رکھ سکتا۔ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہوگا اور اس کے باوجود فحشاء کا مرتکب ہونے میں بھی اُسے کوئی عار نہ ہوگی۔ ظاہر ہے اُس کی نماز، نماز نہیں کہلا سکتی اور نہ وہ خود نمازی کہلا سکتا ہے کیونکہ بے ثمر عبادت، عبادت کہلانے کی مستحق ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح روزہ کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ روزہ دار تقوٰی کی صفت سے متصف ہو۔ اب اگر ایک شخص روزے تو رکھتا ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اُس کے اندر تقوٰی پیدا نہیں ہوتا اور وہ غیر متقیانہ افعال کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو اُس کا روزہ، روزہ نہیں ہے، اُس کی حیثیت فاقہ سے زیادہ نہیں۔ یہی حال تمام دوسری عبادتوں کا ہے۔ عبادت اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُسی وقت ہی عبادت کہلاتی ہے جب عبادت گزار کے افعال و اعمال میں اس کا اثر ظاہر ہو اور وہ تقوٰی کے نُور سے منوّر نظر آنے لگیں۔ پس انسان اُس وقت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان بنتا ہے جب اُس کی ہر حرکت و سکون عبادت کا درجہ اختیار کر لے اور عبادت کا منتہائے مقصود اسے حاصل ہو جائے یعنی صحیح معنوں میں وہ متقی بن جائے اور احکام خداوندی کی نافرمانی کا امکان یکسر معدوم ہو جائے۔

اس حقیقت کی طرف جناب ڈاکٹر نصیر احمدؐ ناصر نے اپنے ایک مضمون میں توجہ دلائی ہے جو روزنامہ امروز کے عید الفطر ایڈیشن ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں "عید الفطر کی غایتِ حقیقی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ رقمطراز ہیں:-

"ہر عبادت کی کسوٹی ہمارا دل ہے۔ اگر دل پر اُس کے مطلوبہ یا حقیقی اثرات مرتب نہیں ہوتے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری عبادت اکارت گئی۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی عبادت بے ثمر نہیں ہوتی۔ اس کا نقیض یہ ہوا کہ ہر بے ثمر عبادت حقیقت میں عبادت ہی نہیں ہوتی۔ ...... نماز اگر آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں تو وہ نماز نہیں۔ نماز اگر انسان کو حسن اخلاق سے مزیّن نہیں کرتی اور اسے صاحب کردار اور اہلِ سرور نہیں بناتی تو وہ نماز نہیں۔ اسی طرح روزے اگر انسان کو متقی نہیں بناتے اور اس میں اجتماعی شعور کو بیدار نہیں کرتے تو وہ روزے نہیں۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے۔ کیا وقت نہیں آیا کہ ہم اِس حقیقت کو سمجھیں یا سمجھنے کی کوشش کریں؟"

(امروز - عید الفطر ایڈیشن ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

مندرجہ بالا اقتباس میں آخری فقرہ لکھنے کی صاحبِ مضمون کو اس لئے ضرورت پیش آئی کہ ان کے نزدیک آج مسلمان کہلانے والے عبادت کی غرض و غایت کے حقیقی شعور سے عاری ہیں۔ ان کی نمازیں اور ان کے روزے بے اثر اور بے ثمر ہوتے کے باعث عبادت کہلانے کے مستحق نہیں ہیں، اسی لئے وہ عند اللہ مسلمان ہونے کے استحقاق سے محروم ہوتے جا رہے ہیں، مسلمان ہونا تو بڑی بات ہے انسان کہلانا بھی مشکوک بن چکا ہے، چنانچہ وہ خود رقمطراز ہیں:-

"کیا یہ حقیقت نہیں کہ آزادی ملنے کے بعد ہمارا کاروانِ ملّت جادۂ مستقیم سے بھٹک کر اپنی راہ و منزل کو کھو ہی نہیں بھول بھی چکا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہمارا گُم کردہ راہ قافلہ منتشر ہو چکا ہے اور لوگ مختلف راہوں میں بے مقصد اس طرح چل رہے ہیں جیسے بعض لوگ نیند کی حالت میں چلتے پھرتے ہیں؟ ہم بھی حقیقت میں عالم خواب میں ہیں، ہماری کوئی راہ متعین ہے نہ منزل، ہماری زندگی کا کوئی مقصد ہے نہ معنی، **ہم ہیں مسلمان تو کجا انسان بن کر زندگی گزارنے کی آرزو بھی نہیں رہی۔ لیکن** یہ حالت قوموں پر زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔ ایسی قومیں اگر زندہ اور بیدار نہیں ہوتیں یا ان میں زندہ و بیدار ہونے کی آرزو پیدا نہیں ہوتی تو تاریخ کی قوتیں انہیں محکوم و مغلوب بنا لیتی ہیں یا انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیتی ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہماری بے اعتقادی اور سیاہ کاری ہمیں ذلّت و مسکنت کے غار میں پھینک دے اور ہم مقہور و مغضوب قوم بن جائیں ہمیں اپنے زاویۂ نظر کو بدلنا ہوگا، ہمیں اپنے اندر اجتماعی شعور پیدا کرنا ہوگا، اور ہمیں اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے زندہ رہنے کا عزم کرنا ہوگا۔"

(امروز - عید الفطر ایڈیشن ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمان کہلانے والوں کو حقیقی معنوں میں مسلمان بننے کی توفیق عطاء فرمائے اور تمام غیر اسلامی افعال سے باز رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضاء کی اُن راہوں کو پہچاننے اور ان پر چلنے کا حوصلہ عطاء کرے جنہیں اُس نے اِس زمانہ میں از سرِ نو کھولا ہے۔

آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ؃

مَیں احمدی ہوں اور مجھے اِس پہ ناز ہے

(مکرم مولوی ظفر محمد صاحب ظفرؔ سابق پروفیسر "جامعہ احمدیہ" ربوہ)

دونوں جہاں کے عیش سے وہ بے نیاز ہے
جو دِل کہ اُس کی یاد میں وقفِ گداز ہے

دُنیائے بے ثبات حقیقت تھی خواب میں
کھولی جو آنکھ دیکھا حقیقت مجاز ہے

جُز اُس کی ذاتِ پاک کے جو کچھ ہے ہیچ ہے
حقّانیت ہے جس میں وہی بے نیاز ہے

زندہ ہیں بس وہی جو مٹے اُس کی راہ میں
گویا نہ ہونا، ہونے کا، ہستی کا راز ہے

آئینہ دِل کا توڑنا ہے اُس کا جوڑنا
ہاں کیوں نہ ہو کہ خواہشِ آئینہ ساز ہے

اہلِ وطن! جو چاہو کہو تم مجھے ——— مگر
مَیں احمدی ہوں اور مجھے اِس پہ ناز ہے

قرآن کا ہے درد مرے دل میں جاگزیں
رونا مرا وضو ہے تڑپنا نماز ہے

اپنے خُدائے پاک سے بس دل لگا ظفرؔ
گر ساتھ گوشِ ہوش ہے اور چشمِ باز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ اور اس کی تاریخ

(محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۲)

تاریخ سے ظاہر ہے کہ یروشلم بھی دوسروں سے ہتھیایا گیا تھا اور شروع شروع میں اسرائیلیوں کے نزدیک اس میں تقدیس والی کوئی بات نہ پائی جاتی تھی اور یہ معبد بھی ایک بدعت سے کم نہ تھا۔ اب اگر وہ اس معبد کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی مسجد اقصیٰ کو گرا کر تو اس کی تہ میں مسلمانوں سے بغض اور دشمنی کے علاوہ اور کوئی عوامل کام نہیں کر رہے۔

ہیکل متعدد بار تباہ کیا جا چکا ہے۔ اور جب مسلمان یروشلم پر قابض ہوئے تھے اس وقت وہاں ہیکل کا کوئی نام و نشان نہ تھا اور جس ملبہ کی طرف اشارہ کر کے لوگوں نے کہا تھا کہ یہ ہیکل کا ملبہ ہے اسے مسلمانوں نے صاف کیا تو اس کے نیچے سے جو پہاڑی نکلی تھی اس سے ہٹ کر مسجد اقصیٰ بنائی گئی تھی۔ چنانچہ سر ARTHUR WALLCHOPE نے (جو فلسطین میں برطانوی ہائی کمشنر تھے) لکھا ہے:-

AND THERE, CLOSE TO THE SITE OF SOLOMON'S TEMPLE, NOW STANDS THE MOSQUE AL-AQSA.

یعنی اب وہاں ہیکل سلیمان کی جگہ کے پاس ہی مسجد اقصیٰ ہے۔

ضمناً یہاں یہ بیان کر دینا بھی آپ کی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ میں نے یروشلم کے متعلق پہلے کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جب اسے فتح کیا تو یہ JEBUS کے پاس تھا۔ نائیجیریا میں ایک ضلع کا نام JEBU یا IJEBU ہے اور اس ضلع میں ایک شہر IJEBU ODE کہلاتا ہے۔ وہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت سلیمانؑ اس علاقے کے رہنے والے تھے اور اس علاقے کے قریب ہی ملکہ سبا رہتی تھی۔ اس بات کو کوئی تاریخی اہمیت تو حاصل نہیں لیکن اس بات سے ضرور لطف اٹھایا جا سکتا ہے کہ محض ایک نام JEBU کی وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کو کہاں سے اٹھا کر کہاں لے گئے ہیں۔ یروشلم کے نام کے متعلق انسائیکلوپیڈیا (جیوئش) میں لکھا ہے:-

AL-KUDS, THE USUAL ARABIC NAME FOR JERUSALEM IN LATER TIMES. THE OLDER WRITERS CALL IT COMMONLY BAIT-AL-MAKDIS (OR MUKADDAS) WHICH REALY MEANT THE TEMPLE (OF SOLOMON) A TRANSLATION OF HEBREW BET-HAMMIKDASH BUT IT BECAME APPLIED TO THE WHOLE TOWN.

یعنی یروشلم کو بعد میں عربی زبان میں "القدس" کہا جانے لگا۔ پرانے مصنف اسے عام طور پر بیت المقدس یا مقدس کہتے ہیں جو درحقیقت ہیکل سلیمانی تھا اور عبرانی لفظ بیت المکدش کا ترجمہ تھا لیکن بعد میں سارے شہر کو اس نام سے پکارا جانے لگا۔

اب میں پھر مسجد اقصیٰ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں فرمایا ہے کہ قرآنی آیت میں دراصل اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت فرمائیں گے اور وہاں مسجد نبوی تعمیر ہوگی اور اس کے ماحول کو پیشگوئی کے مطابق برکت سے نوازا جائے گا اور وہاں سے اسلام پھیلے گا۔ چنانچہ جب تک مسلمانوں نے مدینہ کو مرکز اسلام کی حیثیت دی وہ ساری دنیا میں ترقی کرتے چلے گئے لیکن جب انہوں نے مرکز اسلام بدل ڈالا تو ان کی ترقی بھی رک گئی۔

اس کشف کا یہ بھی مطلب تھا کہ یروشلم جو کہ یہودیوں کا مقدس مقام تھا مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے گا۔

اور تیسرے اس کشف کا تعلق اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے بھی تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور حضورؑ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو کام ہونا تھا وہ اس کشف کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک اس کشف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی سفر کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہ بتایا ہے کہ جب اسلام پر تاریکی کا زمانہ آئے گا اس وقت اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کے تابع وجود کے واسطہ سے پھر دنیا کی ہدایت کے لئے مقرر کرے گا اور اس تابع کے واسطہ سے وہی برکات مسلمانوں کو پھر ملیں گی جو انبیاء بنی اسرائیل کو اور ان کے اتباع کو ملی تھیں۔ اس کی طرف سورۃ جمعہ میں بھی اشارہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(جمعہ ع۱)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اُمیوں میں ان میں سے ہی رسول بھیجا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کے نشانات بیان کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور جماعت کو بھی دین سکھائیں گے جو اب تک ان مسلمانوں سے نہیں ملی بلکہ آئندہ زمانہ میں ظاہر ہوگی اور یہ بات اللہ تعالیٰ سے بعید نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ غالب ہے اور وہ حکمت والا ہے۔ یعنی یہ نہیں برداشت کر سکتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تباہ ہو۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بعثت کر کے اس کی اصلاح نہ کرے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بیس برس کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا:-

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ۔ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔
رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرح متوجہ ہیں وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کریگا وہ خدا جو ذوالجلال اور زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔

ان تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالے میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دین اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے جو آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے میں وہی ہوں جس کی نسبت حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں کبھی نہیں چمکا ہوگا۔"

اس میں کیا شک ہے کہ آنحضرت ﷺ کا مسجد اقصیٰ والا کشف اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور اسلام کی اشاعت کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ مسجد اقصیٰ کا علاقہ بے شک عارضی طور پر یہود نا مسعود کے قبضہ میں چلا گیا ہے لیکن آخر یہ علاقہ بھی انشاء اللہ واپس آئے گا اور ظاہری طور پر بھی یہ پیشگوئی ہمیشہ کے لئے پوری ہوتی چلی جائے گی کہ یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ رہے گا اور مسجد اقصےٰ اپنی شان قائم رکھے گی۔

اب میں مسجد اقصیٰ کی تاریخ کی آخری کڑی پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ گذشتہ سال اگست میں یہ مسجد ایک ایسے حادثے سے دوچار ہوئی جس کے متعلق وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ یہودیوں کی سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت وقوع پذیر ہوا تھا اور وہ واقعہ تھا مسجد میں آتشزدگی کا۔ سارا عالم اسلام چونک پڑا ہر مسلمان کے سینے میں دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور عالم اسلام کے اتحاد کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ میں ان تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ البتہ اس جگہ الفضل کا اعلان ضرور آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اور وہ ہے اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بیان سے متعلق الفضل نے ۲۴ ستمبر کو لکھا:-

"امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالے نے مسجد اقصیٰ کے حالیہ آتشزنی اور بے حرمتی کے واقعات پر گہری تشویش اور غم و اندوہ کا اظہار فرمایا ہے آپ نے فرمایا کہ اس المناک واقعہ کا اولین تقاضا یہ ہے کہ تمام عالم اسلام متحد ہو کر یہود نا مسعود کے اس خطرناک چیلنج کا جواب دے کیونکہ اس مذموم حرکت سے یہود نے مسلمانوں کی غیرت و حمیت کو للکارا ہے حکومت پاکستان کو اس غرض کے لئے مؤثر قدم اٹھانا چاہیئے اور جماعت احمدیہ اپنی حکومت کے اقدام کے ساتھ بھرپور عملی تعاون کرے گی۔"

اللہ تعالےٰ مسجد اقصےٰ کی عزت و عظمت اور شان و شوکت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

سخنہائے جاوداں

مکرم امین اللہ خاں صاحب سالک مربی مقیم منڈی بہاء الدین

اس بابرکت وجود میں جب ہم نے آنکھ کھولی۔ کچھ ہی عرصہ قبل حضرت مسیح پاک علیہ السلام اپنے آقائے ازلی کے حضور وصال حاصل کر چکے تھے۔ حرماں نصیبی کا ہمارا احساس اغلباً شدید ترین ہے۔ صدیوں کے اس منتظر سے ہم ایک نگاہ باریابی بھی حاصل نہ کر سکے لائق ہمیں اتنا قرب زمانۂ وجود نصیب ہؤا خدا تعالے کا شکر ہے کہ چند۔ اگرچہ معدودے چند۔ ایک ایسے وجود باقی ہیں جنہوں نے اس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا آپ کی زیارت کے لئے لوگ دور دور سے تشریف لاتے۔ انہی مقامات میں سے ایک گجرات کا علاقہ ہے۔ یہاں سے کئی احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے دوران دیدہ و دل فرش راہ کرنے کے لئے گئے اور کئی ایک پروانے ایک سو بیس میل سے زائد مسافت کا فاصلہ پیدل طے کر کے اس روشن شمع کے گرد قادیان جمع ہوتے۔

گجرات شہر سے گولیکی قریباً بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس نسبتاً دور افتادہ بستی گولیکی میں ایک صحابی محترم مولوی نور الدین صاحب اجمل قیام پذیر ہیں انکے والد کا نام محترم امام دین صاحب فیض تھا والدہ کا نام مریم بیگم مولوی اجمل صاحب گولیکی میں پیدا ہوئے تھے غالباً آپ کی عمر قریباً ایک سو برس ہے۔ ان کے بھائی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے انہیں اجمل تخلص دیا۔ آپ کو بے حد نقاہت ہے تاہم آپ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ کو یہ شکوہ ہے کہ موجودہ نسل میں اتنا جوش عمل نہیں جس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں صحابہ سرشار تھے۔

حضرت مسیح پاک کے جن سخنہائے جاوداں سے آپ نے نوازا۔ وہ پیش خدمت ہیں

"جب ہم بیعت کرنے گئے ہم تین افراد تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ استغفار کثرت سے پڑھا کرو۔ اسی طرح آپ نے الحمد للہ اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔"

"ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ معجزہ بھی دیکھا کہ آپ ہمیں ہمارے دریافت کرنے سے قبل ان امور کا جواب دیتے جو ہم اپنے دلوں میں دریافت کرنا چاہتے۔"

"ایک دفعہ ہم سیر کو جا رہے تھے کسی کا پاؤں لگ جانے سے آپ کا جوتا اتر گیا۔ کوئی صاحب آپ کو جوتا پہنانے لگے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "میں خود پہنوں گا" اور پھر آپ نے خود جوتا پہنا۔"

"آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ انسان اسے دیکھتا ہی رہے۔"

"ایک دفعہ میں بسلسلہ (نزد دریائے چناب) ضلع گجرات سے حضور کے استعمال کے لئے قلمیں بنانے کے لئے کلکیں لے کر قادیان گیا اور یہ کلکیں حضور کے دفتر میں دے دیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"من کا منکا صاف ہونا چاہیئے"

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہر گھر میں الفضل کا پرچہ

احباب جماعت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے روزنامہ الفضل ہر احمدی گھرانے میں جاری کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

موجودہ خریداران الفضل سے بھی درخواست ہے کہ کم از کم ایک نیا خریدار پیدا کر کے شکریہ کا موقعہ دیں

فی پرچہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
۲۵ پیسے	۱۴ روپے	۲۶ روپے	۵۰ روپے

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(یکم جولائی تا ۳۱ اگست ۱۹۷۴ء)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی -	ربوہ	۲۰/-	روپے
" سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	"	۲۰/-	"
" مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	"	۲۰/-	"
صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بیگم چوہدری ناصر صاحب سیال	"	۲۱/-	"
مہر محمد حیات صاحب آف ڈاور	"	۱۰۰/-	"
والدہ صاحبہ ملک عبدالحمید صاحب	"	۱۰/-	"
منیجر صاحب پی، آئی، اے آفس گولبازار	"	۵۰/-	"
سیکرٹری صاحب مال - دارالرحمت شرقی	"	۴۳/-	"
سید عبدالرحمان شاہ صاحب دارالرحمت غربی	"	۱۰/-	"
احباب جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی	"	۵۲/۷۵	"
محمودہ بیگم صاحبہ دارالصدر جنوبی	"	۵۰/-	"
بیگم صاحبہ لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر	"	۱۰/-	"
بشریٰ بنت عطاء الٰہی صاحب دارالصدر شرقی	"	۱۰/-	"
عبدالسلام عبدالمنان صاحبان پاک گولڈ سمتھ	"	۳۰/-	"
مسعودہ شاہ صاحبہ دارالنصر	"	۱۰/-	"
ڈاکٹر الطاف الرحمان صاحب باب الابواب	"	۱۰/-	"
ناصرہ بیگم صاحبہ دارالیمن	"	۱۰/-	"
منیر احمد صاحب سیکرٹری مال	"	۱۸/-	"
محمد اسلم خاں صاحب مع اہل و عیال	"	۱۰/-	"
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۱۵/-	"
زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب شمس	"	۱۰/-	"
نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ افتخار احمد صاحب	کھاریاں	۱۳۵/-	"
امۃ الحفیظ صاحبہ	"	۱۰/-	"
ڈاکٹر کے احمد صاحب -	کھاریاں چھاؤنی	۱۰/-	"
عبدالرشید صاحب ارشد	رحیم یار خاں	۱۰/-	"
شیخ خالد محمود صاحب -	گاندھی اسکوئر - لاہور	۱۰/-	"
اخوند فیاض احمد صاحب -	محمد نگر "	۱۰/-	"
بیگم ظہیر صاحبہ -	ماڈل ٹاؤن "	۲۰/-	"
اختر النساء بیگم چوہدری عبدالوحید صاحب	" "	۱۰/-	"
شیخ جمیل احمد رشید صاحب -	کینال پارک "	۱۰/-	"
سردار عبدالشکور صاحب -	سول لائن "	۱۰/-	"
ظہور اقبال بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-	"
حامد صاحب -	" "	۱۰/-	"
ڈاکٹر ناصر احمد صاحب سلوری	" "	۵۰/-	"
بابو انشاء اللہ خاں صاحب	" "	۱۰/-	"
عقیل احمد صاحب -	" "	۲۰/-	"
شیخ رفیق احمد صاحب -	دارالذکر "	۲۰/-	"
رشیدہ مشتاق صاحب -	سمن آباد "	۱۰۰/-	"
والدہ صاحبہ ملک اظہر احمد صاحب	" "	۲۰/-	"
چوہدری منیر نواز صاحب -	" "	۲۵/-	"
ملک اظہر احمد صاحب -	" "	۱۵/-	"

(باقی)

اعلان دارالقضاء

مکرم منور احمد صاحب جسونت بلڈنگ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۷/۱۰ واقع محلہ دارالیمن رقبہ ایک کنال بحصہ مساوی مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم اور منشی احمد حسین صاحب کاتب کے نام الاٹ ہے۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا سے والد صاحب مرحوم کا حصہ ہماری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۱۱) پرانی اور "لاعلاج" امراض (۱۱)

کا کیورز (CURES) کے نتائج

مکرمی جناب فتح محمد صاحب مکان c - ۱/۱ گلی نمبر 2 - 7/G اسلام آباد نے لکھا:" (مجھے بواسیر شروع ۱۹۷۳ء میں ہوا۔ ہر قسم کا علاج کیا۔ بہترین دوائی (PILES CURE) ثابت ہوئی ہے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیورز لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً یرقان کے لئے جانڈیس کیور وغیرہ۔ فی کیور مکمل کورس -/۱۰

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

سال ۷۴-۱۹۷۳ء ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو جائے گا۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کی سو فیصد وصولی ۳۱ اکتوبر سے پہلے پہلے مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے دو نوجوان عزیزوں محمد رمضان اور محمد اقبال صاحبان پسران محترم مہر علی محمد صاحب آف کولہووال ضلع گوجرانوالہ کی شہادت پر بزرگوں اور دوستوں نے گھر آکر یا بذریعہ خط ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے جو ہمارے لئے تقویت کا باعث ہوا۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز شہداء کے بوڑھے والدین اور محمد رمضان مرحوم کی بیوہ اور چھ بچوں کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (حمید احمد خالد انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

اطمینان قلب حاصل کرنے کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے کہ:۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

"اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے"

اگر رات کی تنہائی اور خاموشی میں غور سے قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو اس سے انسان کو بہت سکون حاصل ہوتا ہے۔

(قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کرنے کے خواہشمند حضرات اپنے مکمل کوائف اور پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچادیں۔ تعلیم میٹرک سے کم نہ ہو۔

(۱) مراقب (انسپکٹر)۔ (۲) اکاؤنٹنٹ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• موٹر گاڑی سینکڑوں فٹ گہرے کھڈ میں جا گری

مظفر آباد ۲۲ر اکتوبر۔ آج ایک ڈاج گاڑی سینکڑوں فٹ گہرے کھڈ میں جا گری جس کے نتیجہ میں دو افراد ہلاک اور سات شدید زخمی ہو گئے۔ یہ گاڑی مظفر آباد سے لیپا کی جانب جا رہی تھی لیکن قصبہ لیپا سے پانچ میل اِدھر ایک خطرناک پہاڑی موڑ کاٹتے ہوئے ڈرائیور سٹیئرنگ پر قابو نہ رکھ سکا اور گاڑی لڑکھڑاتی ہوئی سینکڑوں فٹ گہرے کھڈ میں جا گری۔

گڑھی دوپٹہ میں ایک موٹر سائیکل سوار نے تیز رفتاری کے باعث ایک خاتون وہاب کو کچل ڈالا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئی۔

(مساوات ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۶)

• دو گروہوں میں ایک گھنٹہ تک فائرنگ

حیدر آباد ۲۲ر اکتوبر۔ گزشتہ روز محلہ ٹنڈو ولی محمد میں جرائم پیشہ افراد کے دو گروہوں میں خونریز تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ شہر کے دو منشیات فروشوں روشن اور ڈاڈا کے گروہوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا دونوں گروہوں کی طرف سے پستول، بندوقیں، چاقو اور کلہاڑیاں استعمال کی گئیں۔ ایک گھنٹہ تک پورا محلہ میدانِ جنگ بنا رہا۔ منشیات فروش روشن موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ ڈاڈا اور بہت سے دوسرے لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا دونوں زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲)

• دو اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا

حیدر آباد ۲۲ر اکتوبر۔ گزشتہ روز ٹنڈو جام کے دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ دو افراد جتوئی فارم پر کام کر رہے تھے۔ ان کا ایک اور شخص سے جو اسی فارم پر کام کر رہا تھا تنازعہ چلا آ رہا تھا۔ اُس شخص کے پانچ ساتھی پستولوں سے مسلح ہو کر آئے اور انہوں نے دونوں کو ہلاک کر کے تھانہ میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔

(نوائے وقت ۲۳ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۲)

• ہلاک کئے کی لاش کو آگ لگادی

گجرات ۲۲ر اکتوبر۔ سابق صوبائی وزیر مال چوہدری محمد انور سماں کے برادرِ نسبتی چوہدری نبی احمد کو کل شام موضع سماں میں اندھا دھند فائرنگ سے ہلاک کر کے اس کی لاش، کار اور گیراج کو آگ لگا دی گئی۔ پولیس تھانہ صدر گجرات نے متوفی کے بھائی چوہدری محمد شفیع کی رپورٹ پر چوہدری انور سماں اور آٹھ دوسرے افراد کے خلاف قتل اور آتشزنی کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(نوائے وقت لاہور ۲۳ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• شراب کی سات چالو بھٹیوں پر قبضہ

(۱) نورشاہ ۲۲ر اکتوبر۔ پولیس نے گزشتہ روز چھاپہ مار کر شراب کی دو چالو بھٹیاں پکڑ لیں۔ پولیس نے دونوں بھٹیوں پر سے دس ٹین اور شراب کی سینکڑوں بوتلیں اپنے قبضہ میں لیں نیز لاہن کی بھاری تعداد پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ (نوائے وقت ۲۳ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۲)

(۲) چونیاں ۲۲ر اکتوبر۔ پولیس نے یہاں ایک چالو بھٹی پر چھاپہ مار کر قبضہ کر لیا۔ یہ بھٹی محمد شریف نامی ایک شخص نے اپنی حویلی میں لگا رکھی تھی۔ ملزم کے قبضہ سے ایک گیلن شراب اور ایک من لاہن برآمد ہوا۔ ملزم کو موقع پر گرفتار کر لیا گیا۔

(نوائے وقت ۲۳ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

(۳) دریا خان ۲۲ر اکتوبر۔ آج بھکر پولیس نے مختلف مقامات پر چھاپے مار کر شراب کی چار بھٹیاں قبضہ میں لیں۔ ان سے ایک سو اسی بوتل جنجی بیرس اور درجہ اوّل کی شراب، چار سیر چرس اور آدھ سیر افیون برآمد ہوئی۔ پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ علاوہ ازیں ایس پی بھکر نے رات گئے کئی شرابیوں کو بھی زیرِ حراست لیا۔

(مساوات ۲۳ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• وسیع پیمانہ پر مویشیوں کی سمگلنگ

مریدکے ۲۲ر اکتوبر۔ مزدور رہنما محمد الیاس کھوکھر نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ سمگلر اور ان کے ایجنٹ پنجاب کی مختلف منڈیوں میانوالی، جڑانوالہ، وان بھچراں، قائد آباد، بھکر، فتح جنگ، تلہ گنگ اور گوندل کے مقامات سے مویشی خرید کر صوبہ سرحد لے جاتے ہیں جہاں سے انہیں افغانستان سمگل کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ایک عام اندازے کے مطابق صوبہ پنجاب سے روزانہ پانچ ہزار مویشی افغانستان سمگل کر دئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ پنجاب اور سرحد میں مویشیوں کی نقل و حمل پر پابندی کے باوجود (چشمہ لنک، دریا خان، لیاقت آباد اور اٹک کے راستہ کھلے بندوں مویشیوں کی سمگلنگ جاری ہے۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۳ر اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۵)

ایک سراسر جھوٹے اور من گھڑت پراپیگنڈے کی پُرزور تردید

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایک خوشخبری سُننے والے ہیں"، اُدھر سوورن سنگھ نے بیان دیا ہے کہ قادیانیوں نے بھارت سے مداخلت کی اپیل کی ہے"، چوہدری ظفر اللہ نے پھر کہا ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، یہ سب چیزیں اگر سازش کا حصہ ہیں تو مسلمان اس سازش کو ناکام بنا دیں گے۔" (نوائے وقت ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

اس کے بعد اسلامی جمعیۃ طلباء تحصیل گوجرانوالہ و تحصیل حافظ آباد کے نگرانِ اعلیٰ نے ایک اخباری بیان میں اِس بے بنیاد الزام کا اعادہ کر کے حکومت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا (نوائے وقت ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲ کالم ۲) اور پھر جمعیت علمائے پاکستان ڈی ٹائپ کالونی لائلپور کے ناظم اعلیٰ بولے۔ انہوں نے بعینہٖ اسی الزام کو دُہرا کر حکومت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پر "فی الفور آئین کے تحت مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دینے" کا مطالبہ کیا (نوائے وقت ۲۸ر ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۳ کالم ۴) پھر اس سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام کو جماعت اسلامی اور اسی قسم کی دوسری تنظیموں کے جرائد نے ہوا دی۔ چنانچہ اس میں ہفت روزہ "ایشیا" لاہور، "المنبر" لائلپور اور "چٹان" لاہور نے نہایت گھناؤنا کردار ادا کیا۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ پروفیسر غفور احمد نے ۹ر ستمبر کو جماعت اسلامی لاہور کے ایک اجتماع میں پھر اس بے بنیاد الزام کو دُہرایا ہے اور مزید کئی بے بنیاد الزامات محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ پر لگائے ہیں (ہفت روزہ "ایشیا" لاہور بابت ۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۸ و ۹)۔

یہ کس قدر اندھیر ہے کہ اسلام کے نام نہاد علمبردار خود اسلام کے مقدس نام پر ایک افتراء گھڑ کر اسے شائع کرتے ہیں اور پھر اس کی بنیاد پر مزید الزامات تراش کر کمالِ دیدہ دلیری سے مسلسل جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور ان کا ضمیر انہیں ذرا بھر بھی ملامت نہیں کرتا۔ چونکہ اس افتراء پردازی کی بنیاد پر مزید افتراء پردازیوں کا سلسلہ جاری ہے اس لئے ہم اس جھوٹ اور سراسر من گھڑت افتراء کی پُرزور تردید کرتے ہوئے پُوری ذمہ داری سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۷۴ء میں خوشخبری سُنانے کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں فرمایا تھا۔ یہ "نوائے وقت" کا من گھڑت افتراء ہے جسے اُس نے سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت جان بُوجھ کر شائع کیا اور جسے یہ نام نہاد مذہبی اکابر بڑھا چڑھا کر اُچھالتے چلے جا رہے ہیں اور اپنی طرف سے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات تراش تراش کر انہیں پھیلا رہے ہیں۔

ہم اِن لوگوں سے پُوچھتے ہیں کہ آخر وہ اسلام کے مقدس نام پر اِس دیدہ دلیری سے جھوٹ بولنے میں کیوں عار محسوس نہیں کرتے اور جھوٹ کی اُس سزا سے کیوں نہیں ڈرتے جو خود اسلام کی رُو سے جھوٹوں اور نافرمانوں کو اِسی دُنیا میں مل کر رہتی ہے اور آخرت کی سزا اِس پر مستزاد ہو گی۔

ولادت

امریکہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم انور محمود خان صاحب ابن محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "عطیۃ الحکیم فاطمہ" نام تجویز فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴